



سوال

(21) نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز ایک عظیم عبادت ہے جو مخصوص اقوال اور افعال سے مل کر ایک اعلیٰ شکل اختیار کرتی ہے۔ اہل علم نے نماز کی تعریف یوں کی ہے :

"نماز کچھ مخصوص اور مقرر اقوال و افعال کا نام ہے، جس کا آغاز تکبیر تحریمہ سے ہوتا ہے اور اختتام سلام پھیرنے پر ہوتا ہے۔"

یہ اقوال و افعال تین قسم کے ہیں۔ ارکان، واجبات اور سنن۔ ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں :

ارکان :-

رکن کی یہ اہمیت ہے کہ اگر اسے ادا کیا بھول کر چھوڑ دیا جائے تو پوری نماز باطل اور ضائع ہو جاتی ہے یا وہ رکعت باطل ہو جاتی ہے جس میں رکن چھوٹ گیا ہو۔ اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔

واجبات :-

اگر واجب عمدہ چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بھول کر رہ جائے تو نماز باطل نہ ہوگی، البتہ سجدہ سو سے کسی پوری ہو جائے گی۔

سنن :-

کسی سنت کے عمدہ یا سو پھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی، البتہ نماز کی مسنونہ ہیئت میں نقص لازم آ جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل نماز ادا کی ہے جس میں



جملہ ارکان، واجبات اور سنن کو ادا فرمایا ہے اور امت سے بھی ایسی ہی نماز پڑھنے کا مطالبہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"صلواتنا بنتونی اُصلی"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [1]

ارکان نماز کی تفصیل

1- فرض نماز میں قیام کرنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"

"اللہ کے لیے خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" [2]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَنْ قَامَا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاعْبَادًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلْيَبْتَ"

"کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کر لو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی پڑھو۔" [3]

اس سے واضح ہوا کہ طاقت ہو تو فرض نماز میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے، البتہ بیماری کے باعث کھڑا ہونے پر قدرت نہ ہو تو حسب حال بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

اسی طرح کسی خوف میں مبتلا مریض یا ننگا شخص ہو تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ اور جو شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ اسے بیٹھنے یا لیٹنے کی ضرورت ہے یا کوئی شخص بچت نہ چنی ہونے کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا اور کسی وجہ سے اس کے لیے بچت سے باہر آنا بھی ممکن نہیں یا کوئی مقرر امام کے پیچھے کھڑے ہو کر لمبی قراءت سننے سے عاجز ہے تو یہ لوگ معقول عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اگر امام نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کی تو اس کے مشن ہی بھی (امام کی اقتدا کی بنا پر) بیٹھ جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (گھوڑے سے گرنے پر زخمی ہونے کی وجہ سے) بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی تو دوسرے نمازیوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ [4]

نفلی نماز کھڑے یا بیٹھے دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے، اس میں کھڑا ہونا فرض نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بھی بلا عذر بیٹھ کر ادا کر لیا کرتے تھے (البتہ کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔)

2- تکبیر تحریمہ: تکبیر تحریمہ، یعنی اللہ اکبر کہنا (اس سے انسان نماز میں داخل ہوتا ہے) نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مَنْ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَخَبَّرَ"

"پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور تکبیر کہہ۔" [5]

ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا :

"وآخرینا تکبیر"

"نماز کی تحریم تکبیر سے ہے۔" [6]

تنبیہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (اللہ اکبر) کے علاوہ کسی اور کلمہ سے نماز شروع کی ہو۔ اللہ اکبر کے علاوہ کوئی دوسرا کلمہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے۔

3- قراءت فاتحہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"الصلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب"

"جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔" [7]

ثابت ہو کہ سورہ فاتحہ نماز کی ہر رکعت کا رکن ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔ حدیث مسنی الصلاة میں ہے کہ ایک شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہ کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کا طریقہ سکھایا تو اسے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ [8]

اب رہا یہ مسئلہ کہ کیا سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر نمازی پر فرض ہے یا اس کی فرضیت صرف امام یا منفر کے لیے خاص ہے؟ تو اس میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ اس بارے میں محتاط فتویٰ یہی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سری نمازوں میں بھی فاتحہ پڑھے اور جہری نمازوں میں امام کے سختوں میں پڑھے۔ [9]

4- ہر رکعت میں رکوع کرنا : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا ... سورة الحج ۷۷

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [10]

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکعت میں رکوع کرنا ثابت ہے، لہذا کتاب و سنت اور اجماع سے رکوع کی فرضیت ثابت ہے۔ [11]

رکوع کا معنی "جھکنا" ہے۔ اگر کھڑے شخص کی ہتھیلیاں جھک کر اس کے گھٹنوں تک پہنچ گئیں یا ہٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کا چہرہ اس کے گھٹنوں کے قریب ہو جائے تو اس کا رکوع ہو جائے گا۔ [12]

5- رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، جیسے پہلے (قیام میں) کھڑا ہوا تھا، نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا :

"صلوہنا رینثونی اُصلی"



"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [13]

6- سجدہ کرنا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا ۙ

سورۃ الحج ۷۷ ...

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [14]

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کا حکم دیا اور خود بھی کیا، نیز فرمایا:

"صلواتنا زینتونیٰ اصلیٰ"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [15]

سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کو کہتے ہیں۔ سجدہ کا ہر رکعت میں دو بار ہونا اور سات اعضاء پر ہونا ضروری ہے۔ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی (اس میں ناک بھی شامل ہے)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کی انگلیاں)۔ ان سات اعضاء کا حالت سجدہ میں حتی الامکان سجدہ کی جگہ پر لگنا ضروری ہے۔ [16]

سجدہ ارکان نماز میں سب سے اہم رکن ہے کیونکہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو تو یہ اس کی سب سے افضل حالت ہوتی ہے۔

7- سجدے سے اٹھنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

"وكان إذا رفع رأسه من السجدة لم يمش حتى يسقطي جالساً"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کر کے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک برابر ہو کر اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے تھے۔" [17]

9- افعال مذکورہ میں اعتدال کا ہونا: مندرجہ بالا ارکان میں اعتدال اور سکون بھی فرض اور رکن ہے اگرچہ قلیل مقدار ہی میں کیوں نہ ہو۔ کتاب و سنت کے دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں اعتدال و سکون کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے نماز پڑھی ہی نہیں، لہذا اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ [18]

10- آخری تشہد پڑھنا اور اس کے لیے بیٹھنا: نماز کے آخر میں تشہد کے لیے بیٹھنا اور اس میں تشہد کے کلمات پڑھنا نماز کا ایک رکن ہے۔ تشہد کے کلمات:

"الشَّاهِدَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

تمک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ کلمات پڑھتے تھے اور آپ کا ارشاد ہے:

"صلواتنا زینتونیٰ اصلیٰ"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [19]



اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے :

"لنا نقول قبل أن يفرض علينا التشهد"

"تشہد فرض ہونے سے قبل ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے۔" [20]

اس روایت کے الفاظ: "قبل أن يفرض" تشہد کی فرضیت پر دلیل ہیں۔

11۔ آخر تشہد میں درود شریف کا پڑھنا: "اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ" اس قدر رکنا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ کلمات (درود ابراہیمی) رکنا سنت ہے۔ [21]

12۔ ارکان میں ترتیب قائم رکھنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے وقت ارکان نماز کو ترتیب سے ادا کیا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"صلواتنا رتبتنی اُصلی"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [22]

علاوہ ازیں جس شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہیں کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کی تعلیم دی تو ترتیب کو قائم رکھا۔

13۔ سلام پھیرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"وختما تسلیم"

"نماز کا اختتام سلام پھیرنے سے ہے۔" [23]

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

"وَتَحْيِينَا قَتْلِين"

"نماز کی تحلیل اسلام ہے۔" [24]

الغرض، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے نکلنے کے لیے سلام کو بطور علامت کے مقرر کیا ہے۔

عزیزم قاری کتاب! جو شخص ان ارکان میں سے ایک رکن بھی چھوڑ دے گا (اگر اس نے تکبیر تحریمہ نہ کہی) تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اگر اس نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی اور رکن عمداً چھوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اگر اس سے رکوع یا سجدہ وغیرہ سو اچھوٹ گیا لیکن بعد والی رکعت کی قراءت شروع کرنے سے پہلے پہلے اسے یاد آگیا تو وہ واپس لوٹ آئے اور چھوٹ جانے والا رکن ادا کرے اور اس رکن کے بعد والے ارکان بھی دوبارہ ادا کرے جو اس رکعت سے متعلق ہیں۔ اگر اسے دوسری رکعت کی قراءت شروع کرنے کے بعد یاد آیا تو اس کے چھوٹے ہوئے رکن والی رکعت باطل ہوگی اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جائے گی، اسے ایک رکعت اور ادا کرنا ہوگی۔ اور وہ آخر میں سجدہ سو بھی کرے گا۔

اگر سلام پھیرنے کے بعد اسے متروک رکن کا علم ہو تو اگر وہ رکن آخری تشہد یا سلام ہو تو اسے ادا کرے اور سجدہ سو کر کے سلام پھیر دے اور اگر رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا ہو تو مکمل



رکعت ادا کرے اور سجدہ سو کرے، بشرط یہ کہ سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا ہو۔ اگر وقت زیادہ گزر گیا یا اس کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ دوبارہ مکمل نماز ادا کرے۔

اندازہ فرمائیے! نماز اور جو اس میں اقوال و افعال ہیں ان کی کس قدر اہمیت اور عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نماز کی اقامت اور محافظت کی توفیق دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور و مقبول ہو۔

نماز کے واجبات کی تفصیل

1- تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کی وہ تمام تکبیرات جو حالت بدلنے کے لیے کہی جاتی ہیں، واجب ہیں، رکن نہیں ہیں۔

2- امام اور منفر د کے لیے سمح اللہ لمن حمدہ کہنا واجب ہے، البتہ مقتدی نہ کہے۔ [25]

3- تحمید، یعنی "اللهم ربنا لک الحمد" کہنا امام، مقتدی اور منفر د کے لیے واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"إِذْ قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، فَحَوَّلُوا رِئَاءَ وَكَلَّمَ الْحَمْدَ"

"جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو۔" [26]

4- رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا واجب ہے۔ تین مرتبہ کہنا مسنون اور مکمل تسبیحات ہیں۔ [27] جبکہ دس مرتبہ تک یہ تسبیحات کہنا اعلیٰ درجہ ہے۔

5- سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، تین مرتبہ مسنون ہے۔ [28]

6- "رب اغفر لی" [29]

دو سجدوں کے درمیان کہنا۔ ایک مرتبہ واجب ہے جب کہ تین مرتبہ کہنا مسنون ہے۔

7- پہلا تشہد پڑھنا واجب ہے، جس کے الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں منقول ہیں:

"الشَّيْئَاتُ لِلَّهِ وَالصَّالُواتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

"تمام قوی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اسے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔" [30]

8- تشہد اول کے لیے بیٹھنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

"صَلُّوا تَارَةً بِنُحُونِيْ صَلَّى"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [31]



باندھتے ہیں۔ اسی طرح وہ سترہ کے بارے میں بھی سخت رویہ اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ نفلی نماز ادا کرتے وقت صفت میں قیام کو چھوڑ کر دوسری جگہ سترہ ڈھونڈنے کے لیے چلے جاتے ہیں بعض لوگ سجدہ کی حالت میں سر بہت آگے بڑھادیتے ہیں اور پاؤں پیچھے لے جاتے ہیں یوں وہ کمان کی شکل بنا لیتے ہیں یا لیٹنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ کئی حضرات نماز میں کھڑے ہو کر اپنے پاؤں اس قدر ٹیڑھے کر لیتے ہیں کہ ساتھ والا نمازی تنگ اور پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ عجیب و غریب صورتیں ہیں جو کبھی غلو تک پہنچا دیتی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے اور اپنے لیے حق اور اس پر عمل کی توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

[1] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[2] - البقرة: 2/238۔

[3] - صحیح البخاری التفسیر باب اذالم یطق قاعدا صلی علی جنب، حدیث 1117 و سنن ابی داود، الصلاة، باب فی صلاة القاعد حدیث 952 و جامع الترمذی الصلاة باب ماجاء ان صلاة القاعد علی النصف من صلاة القاتم حدیث 372۔

[4] - صحیح البخاری الاذان باب انما جعل الامام لیوتم بہ حدیث 688-689 و صحیح مسلم الصلاة باب اتمام انما مووم بالامام حدیث 411-414۔

[5] - صحیح البخاری الاستئذان باب من رد فقال: علیک السلام، حدیث 6251، و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة۔۔۔ حدیث 397۔

[6] - سنن ابی داود الطهارة باب فرض الوضوء حدیث 61 و جامع الترمذی الطهارة باب ماجاء ان مفتاح الصلاة الطهور حدیث 3۔

[7] - صحیح البخاری الاذان باب وجوب القراءة للامام و المومنین فی الصلوات کھا۔۔۔ حدیث 756 و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة۔۔۔ حدیث 394۔

[8] - سنن ابی داود الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلہ فی الركوع و السجود حدیث 859 و صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم للابانی ص 98۔

[9] - مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، لہذا مقتدی ہر حالت میں سورہ فاتحہ پڑھے گا، خواہ امام کے سکتوں میں پڑھے یا دوران قراءت۔ (ع۔د)۔

[10] - الحج۔ 22/77۔

[11] - احادیث کے عموم سے رکوع پر استدلال کیا جاتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔ صحیح البخاری الاذان باب سنة الجوس فی التشهد حدیث 828 و صحیح مسلم الصلاة باب ما یجمع صفة الصلاة۔ حدیث 498۔

[12] - رکوع اور سجدے میں سکون و اعتدال فرض ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ فاضل مصنف نے اس کی وضاحت آگے چل کر (نویں رکن) کے تحت کی ہے۔ (صارم)

[13] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[14] - الحج۔ 22/77۔

[15] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔

[16] - صحیح البخاری الاذان باب السجود علی الالف، حدیث 812 و صحیح مسلم الصلاة باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر والثوب۔ حدیث 490۔



- [17] - صحیح مسلم الصلاة باب ما یجتمع صفه الصلاة وما یلتحق به ویستتم به۔۔۔ حدیث 498۔
- [18] - جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا جس نے اعتدال و سکون کے بغیر نماز ادا کی تھی۔ صحیح البخاری الاذان باب وجوب القراءة للامام والمأموم۔ حدیث 757 و صحیح مسلم الصلاة باب وجوب قراءة الفاتحة حدیث 397۔
- [19] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔
- [20] - سنن النسائی السجود باب السجود للتحمد حدیث 1278۔
- [21] - درود پڑھنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل دعا پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے، لہذا اس کا بھی التزام کرنا چاہیے، صحیح مسلم میں ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِذَا تَشَبَّهْتُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ اَرْبَعٍ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ" (صحیح مسلم المساجد باب ما يستعاذ منه في الصلاة حدیث 588۔ (عثمان نیب)
- [22] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔
- [23] - ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نہیں ملی۔
- [24] - سنن ابی داؤد الطہارة باب فرض الوضوء حدیث 61 وجامع الترمذی الطہارة باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الطهور حدیث 3۔
- [25] - صحیح البخاری الاذان باب فضل اللهم ربنا لک الحمد حدیث 796 و صحیح مسلم الصلاة باب التسمیج والتحمید والتائین حدیث 409 (حدیث مسنی الصلاة کے عموم کی بنا پر مقتدی بھی سمح اللہ لمن حده کہہ سکتے ہیں)۔ سنن ابی داؤد الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الركوع والسجود حدیث 857۔
- [26] - صحیح البخاری الاذان باب فضل اللهم ربنا لک الحمد حدیث 796 و صحیح مسلم الصلاة باب التسمیج والتحمید والتائین حدیث 409 وجامع الترمذی الصلاة باب ما یقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع؟ حدیث 26 و باب منه آخر حدیث 267 واللفظ لہ۔
- [27] - سنن ابی داؤد الصلاة باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده؟ حدیث 870-871۔
- [28] - سنن ابی داؤد الصلاة باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده؟ حدیث 871۔
- [29] - سنن ابن ماجہ اقامة الصلاة باب ما یقول بین السجدتین؟ حدیث 897۔
- [30] - صحیح البخاری الاذان باب التشہد فی الآخرة حدیث 831، و صحیح مسلم الصلاة باب التشہد فی الصلاة حدیث 402۔
- [31] - صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعة والاقامة حدیث 631۔
- [32] - صحیح مسلم الصلاة باب اعتدال ارکان الصلاة۔۔۔ حدیث: 471۔
- [33] - صحیح البخاری الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث 832 و صحیح مسلم المساجد باب ما يستعاذ منه في الصلاة حدیث 588 واللفظ لہ۔
- [34] - ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی تمام روایات ضعیف ہیں، لہذا سنی ہی پر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ (صارم)



مجلس البحث والدراسات
مہدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

حدا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

نماز کے احکام و مسائل: جلد 01: صفحہ 109